

عید اور جشن غدیر

<?xml encoding="UTF-8">

درحقیقت غدیر کا دن آل محمد علیہم السلام کے لئے عید اور جشن منا نے کا دن ہے اسی وجہ سے اہل بیت علیہم السلام کی جانب سے خاص طور پر اس دن جشن و سرور کا اظہار اور عید منا نے پر زور دیا گیا ہے

عمر کی بزم میں موجود ایک یہودی شخص نے کہا تھا :

اگر (غدیر کے دن نازل ہو نے والی) یہ آیت >اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ< ہماری امت میں نا زل ہو تی تو ہم اس دن عید منا نے! [1]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فر ما تے ہیں: بنی اسرائیل کے انبیاء جس دن اپنا جانشین معین فر ما تے تھے اس دن کو عید کا دن قرار دیتے تھے۔ ”عید غدیر“ بھی وہ دن ہے جس دن حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو اپنا جانشین معین فر ما یا ہے [2]

اس میں کو ئی شک و شبہ ہی نہیں ہے کہ عید غدیر منا نے کا مقصد دشمنوں کے با لمقابل اس تا ریخی دن کی یاد کوشیعہ حضرات کے دل میں باقی رکھنا اور اس کے مطالب کو زندہ جا وید رکھنا ہے اور غدیر تشیع کے صفحہ تا ریخ پر ایک بڑی علامت اور ولایت کی دائمی نشانی ہے۔

عید غدیر انبیاء و ائمہ علیہم السلام کی زبانی

ہم ذیل میں دوسری عیدوں کی نسبت عید غدیر کی فضیلت اور اس کی خاص اہمیت کے سلسلہ میں ائمہ علیہم السلام کی زبانی وارد ہو نے والی احادیث نقل کر رہے ہیں :

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روز غدیر خم میری امت کی تمام عیدوں سے افضل دن ہے۔ [3]

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو وصیت فر ما ئی کہ اس دن (غدیر) عید منانا اور فرمایا : انبیاء علیہم السلام بھی ایسا ہی کرتے تھے اور اپنے جانشینوں کو اس دن عید منا نے کی وصیت کیا کر تے تھے۔ [4]

حضرت امیر المومنین علیہ السلام

یہ دن عظیم الشان دن ہے۔ [5]

جس سال عید غدیر جمعہ کے روز آئی تو آپ نے اس دن ایک خطبہ ارشاد فرمایا جس میں بہت زیادہ مطالب عید غدیر کے متعلق بیان فرمائے منجملہ آپ نے یہ فرمایا :

”خداوند عالم نے اس دن تمہارے لئے دو عظیم اور بڑی عیدوں کو جمع کر دیا ہے“ [6]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

خداوند عالم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر یہ کہ اس پیغمبر نے اس دن عید منائی اور اس کے احترام کو ملحوظ خاطر رکھا [7]

عید غدیر ”عید اللہ اکبر ہے“ یعنی خداوند عالم کی سب سے بڑی عید ہے۔ [8]

عید غدیر خم: عید فطر، عید قربان، روز جمعہ اور عرفہ کے دن سے افضل ہے اور خداوند عالم کے نزدیک اس کا بہت بڑا مقام ہے۔ [9]

غدیر کا دن بزرگ اور عظیم دن ہے یہ دن عید اور خوشی و سرور کا دن ہے۔ [10]

روز غدیر وہ دن ہے جس کو خداوند عالم نے ہمارے شیعوں اور محبوں کے لئے عید قرار دیا ہے۔ [11]

شاید تم یہ گمان کرو کہ خداوند عالم نے روز غدیر سے زیادہ کسی دن کو محترم قرار دیا ہے! نہی خدا کی قسم نہیں، خدا کی قسم نہیں، خدا کی قسم نہیں! [12]

قیامت کے دن چار دنوں کو دلہن کی طرح خدا کی بارگاہ میں پیش کیا جائیگا: عید فطر، عید قربان، روز جمعہ اور عید غدیر۔ ”غدیر خم کا دن“ عید قربان اور عید فطر کے بائیں مقابل ستاروں کے درمیان چاند کے مانند ہے۔ خداوند عالم غدیر خم کے موقع پر ملائکہ مقربین کو معین کرتا ہے جن کے سر دار جبرئیل امین ہیں انبیاء و مرسلین کو موکل کرتا ہے جن کے سر دار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، اوصیاء و منتجبین کو موکل کرتا ہے جن کے سر دار امیر المومنین علیہ السلام ہیں اور اپنے اولیاء کو موکل کرتا ہے جن کے سر دار سلمان و ابوذر و مقداد و عمار ہیں۔ یہ غدیر کی ہمراہی کرتے ہیں تا کہ اس کو جنت میں داخل کریں۔ [13]

حضرت امام رضا علیہ السلام

یہ دن اہل بیت محمد علیہم السلام کی عید کا دن ہے۔ [14]

جو شخص اس دن عید منائے خداوند عالم اس کے مال میں برکت کرتا ہے۔ [15]

غدير کے دن آپ (ع) اپنے بعض خاص اصحاب کو افطار کے لئے دعوت دیتے، ان کے گھروں میں عیدی اور تحفے تحائف بھیجتے اور اس دن کے فضائل کے سلسلہ میں خطبہ ارشاد فرماتے [16]

حضرت امام ہادی علیہ السلام

غدير کا دن عید کا دن ہے اور اہل بیت علیہم السلام اور ان سے محبت کرنے والوں کے نزدیک عیدوں میں سب سے افضل شمار کیا جاتا ہے۔ [17]

۲ آسمانوں میں جشن غدير

آسمانوں میں عید غدير متعارف ہے اور اس دن جشن منایا جاتا ہے۔ ہم اس سلسلہ میں چار احادیث نقل کرتے ہیں :

غدير، عہد معہود کا دن

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: عید غدير کو آسمانوں میں ”عہد معہود“ کا دن کہا جاتا ہے۔ [18]

غدير آسمان والوں پر ولایت پیش کرنے کا دن ہے

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم نے آسمان والوں پر غدير کے دن ولایت پیش کی تو ساتویں آسمان والوں نے اس کے قبول کرنے میں دوسروں سے سبقت کی۔ اسی وجہ سے خداوند عالم نے ساتویں آسمان کو اپنے عرش سے مزین فرمایا ہے۔

اس کے بعد چوتھے آسمان والوں نے غدير کو قبول کرنے میں دوسروں سے سبقت لی تو خداوند عالم نے اس کو بیت معمور سے مزین فرمایا۔

اس کے بعد پہلے آسمان والوں نے اس کو قبول کر نے میں دوسروں سے سبقت لی تو خداوند عالم نے اس کو ستاروں سے مزین فرمایا۔ [19]

جشن غدیر میں ملائکہ

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: غدیر کا دن وہ دن ہے کہ جس دن خداوند عالم جبرئیل امین کو بیت معمور کے سامنے اپنی کرامت کی تختی نصب کرنے کا حکم صادر فرماتا ہے۔

اس کے بعد جبرئیل اس کے پاس جاتے ہیں اور تمام آسمانوں کے ملائکہ وہاں جمع ہو کر پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح و ثنا کرتے ہیں اور امیر المومنین اور ائمہ علیہم السلام اور ان کے شیعوں اور دوستداروں کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ [20]

جشن غدیر شہزادی ۴ کائنات کا نچھاور

حضرت امام رضا علیہ السلام اپنے پدر بزرگ امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے وہ اپنے جد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: روز غدیر زمین والوں سے زیادہ آسمان والوں میں مشہور ہے۔

خداوند عالم نے جنت میں ایک قصر (محل) خلق فرمایا ہے جو سونے چاندی کی اینٹوں سے بنا ہے، جس میں ایک لاکھ کمرے سرخ رنگ کے اور ایک لاکھ خیمے سبز رنگ کے ہیں اور اسکی خاک مشک و عنبر سے ہے اس محل میں چار نہریں جاری ہیں: ایک نہر شراب کی ہے دوسری پانی کی ہے تیسری دودھ کی ہے اور چوتھی شہد کی ہے ان نہروں کے کناروں پر مختلف قسم کے پھلوں کے درخت ہیں، ان درختوں پر وہ پرندے ہیں جن کے بدن لوہے کے ہیں اور ان کے پر یا قوت کے ہیں اور مختلف آوازوں میں گاتے ہیں۔

جب غدیر کا دن آتا ہے تو آسمان والے اس قصر (محل) میں آتے ہیں تسبیح و تحلیل و تقدیس کرتے ہیں وہ پرندے بھی اڑتے ہیں اپنے کو پانی میں ڈبو تے ہیں اس کے بعد مشک و عنبر میں لوٹتے ہیں، جب ملائکہ جمع ہو تے ہیں تو وہ پرندے دوبارہ اڑ کر ملائکہ پر مشک و عنبر چھڑکتے ہیں۔

غدیر کے دن ملائکہ ”فاطمہ زہراء علیہا السلام کی نچھاور“ [21] ایک دوسرے کو ہدیہ دیتے ہیں، جب غدیر کے دن کا اختتام ہوتا ہے تو ندا آتی ہے: اپنے اپنے درجات و مراتب پر پلٹ جاؤ کہ تم محمد و علی علیہما السلام کے احترام کی وجہ سے اگلے سال آج کے دن تک ہر طرح کی لغزش اور خطرے سے امان میں رہو گے۔ [22]

۳ غدير کے دن متعدد واقعات کا رو نما ہونا

سال کے دنوں میں سے جو بھی دن غدیر سے مقارن ہوا اس دن عالم خلقت اور عالم تکوین و کائنات میں متعدد واقعات رو نما ہوئے، جس طرح انبیاء علیہم السلام نے بھی اس دن اپنے اہم پروگرام انجام دئے ہیں۔ یہ اس اہمیت کے مد نظر ہے جو حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اس دن کو بخشی ہے اور یہ اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ تاریخ عالم میں اس سے اہم کوئی واقعہ رو نما نہیں ہوا ہے جس وجہ سے یہ کو شش کی گئی ہے کہ تمام واقعات اس سے مقارن ہوں اور اس مبارک دن میں برکت طلب کی جائے۔

انبیاء علیہم السلام کی تاریخ کے حساس ایام

۱۔ غدیر وہ دن ہے جس دن حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی۔ [23]

۲۔ غدیر حضرت آدم (ع) کے فرزند اور ان کے وصی حضرت شیث علیہ السلام کا دن ہے۔ [24]

۳۔ غدیر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ سے نجات ملنے کا دن ہے۔ [25]

۴۔ غدیر وہ دن جس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت ہارون علیہ السلام کو اپنا جانشین معین فرمایا [26]

۵۔ غدیر حضرت ادريس علیہ السلام کا دن ہے۔ [27]

۶۔ غدیر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وصی حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کا دن ہے۔ [28]

۷۔ غدیر کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شمعون کو اپنا جانشین معین فرمایا۔ [29]

مندرجہ بالا بعض موارد میں کچھ ایام مبہم طور پر ذکر ہوئے ہیں اور اس دن کے واقعات بیان نہیں کئے گئے ہیں۔ حدیث کے پیش نظر ہے اور اس سے مردا احتمالاً ان کا مبعوث بہ رسالت ہونا ہے یا ان کے وصی و جانشین منصوب ہونے کا دن ہے۔

اہل بیت علیہم السلام کی ولایت کا تمام مخلوقات کے سامنے پیش کرنا

جس طرح غدیر کے دن ”ولایت“ تمام انسانوں کے لئے پیش کی گئی اسی طرح عالم خلقت میں تمام مخلوقات پر بھی پیش کی گئی ہے۔ حضرت امام رضا علیہ السلام ایک حدیث میں غدیر کے روز ان امور کے واقع ہونے کی طرف اشارہ فرماتے ہیں: [30]

ولایت کا اہل آسمان کے لئے پیش ہونا، ساتویں آسمان والوں کا اسے قبول کر نے میسبقت کرنا اور اس کے ذریعہ عرش الہی کا مزین ہونا۔

ساتویں آسمان والوں کے بعد چوتھے آسمان والوں کا ولایت قبول کرنا اور اس کابیت المعمور سے سجایا جانا۔

چوتھے آسمان کے بعد پہلے آسمان والوں کا ولایت قبول کرنا اور اس کاستاروں سے سجایا جانا۔

زمین کے بقعوں پر ولایت کا پیش کیا جانا اس کو قبول کر نے کے لئے مکہ کا سبقت کرنا اور اس کو کعبہ سے زینت دینا ۔

مکہ کے بعد مدینہ کا ولایت قبول کرنا اور اس (مدینہ) کو پیغمبر اکرم (ص) کے وجود مبارک سے مزین کرنا
مدینہ کے بعد کوفہ کا ولایت قبول کرنا اور اس کو امیر المومنین علیہ السلام کے وجود مبارک سے مزین کرنا

-

پہاڑوں پر ولایت پیش کر نا، سب سے پہلے تین پہاڑ: عقیق، فیروزہ اور یا قوت کا ولایت قبول کر نا، اسی لئے یہ تمام جواہرات سے افضل ہیں ۔

عقیق، فیروزہ اور یا قوت کے بعد سونے اور چاندی کی (معدن) کان کا ولایت قبول کر نا۔

اور جن پہاڑوں نے ولایت قبول نہیں کی ان پر کوئی چیز نہیں اگتی ہے ۔

پانی پر ولایت پیش کرنا جس پانی نے ولایت قبول کی وہ میٹھا اور گوارا ہے اور جس نے قبول نہیں کی وہ تلخ (کڑوا) اور کھارا (نمکین) ہے ۔

نباتات پر ولایت پیش کر نا جس نے قبول کی وہ میٹھا اور خوش مزہ ہے اور جس نے قبول نہیں کی وہ تلخ ہے ۔

پرندوں پر ولایت پیش کرنا جس نے قبول کیا اس کی آواز بہت اچھی اور وہ فصیح بولتا ہے اور جس نے قبول نہیں کی وہ اَلْکَن (اس کی زبان میں لکنت ہے، ہکلا ہے) ہے ۔

ایک عجیب اتفاق

خداوند عالم کے الطاف میں سے ایک لطف عظیم ہے کہ عثمان ۱۸/ذی الحجہ کو قتل ہوا اور لوگوں نے خلافت غصب ہو نے کے ۲۳ سال بعد حضرت علی علیہ السلام کے ہا تھوں پر بیعت کی اور دوسری مرتبہ آپ کی ظاہری خلافت روز غدیر سے مقارن ہوئی ہے۔ [31]

۴ عید غدیر کس طرح منائیں؟

عید اور جشن غدیر کی تاریخ اور بنیاد

ہر قوم و ملت کی عیدیں ان کے شعائر کو زندہ کرنے، تجدید عہد اور ان کے سرنوشت ساز اور اہم دنوں کی یاد تازہ کرنے کے لئے منائی جاتی ہیں۔ ”غدیر“ کے دن عید منانا اسی حجة الوداع والے سال اور اسی غدیر کے بیابان میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خطبہ کے تمام ہونے کے بعد سے ہی شروع ہو گیا تھا غدیر خم میں تین روز توقف کے دوران رسمیں انجام دی گئیں اور آنحضرت (ص) نے شخصی طور پر لوگوں سے خود کو مبارکباد دینے کے لئے کہا: ”هَنُّوْنِي، هَنُّوْنِي“ ”مجھ کو مبارکباد دو، مجھ کو مبارکباد دو“ اس طرح کے الفاظ آپ نے کسی بھی فتح کے موقع پر اپنی زبان اقدس پر جاری نہیں فرمائے تھے۔

سب سے پہلے لوگوں نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین علیہ السلام کو مبارکباد دی اور اسی مناسبت سے اس دن اشعار بھی پڑھے گئے۔

یہ سنتِ حسنہ تاریخ کے نشیب و فراز میں اسی طرح برقرار رہی اور عام و خاص تمام اہل اسلام میں ایک مستمر اور مؤکد سیرت کے عنوان سے جاری و ساری رہی ہے اور آج تک ہرگز ترک نہیں ہوئی ہے۔ [32]

اس عید کوشیعہ معاشروں میں معصومین علیہم السلام کی روایات کی اتباع کرتے ہوئے عید فطر اور عید قربان سے زیادہ اہم سمجھا جاتا ہے اور بہت زیادہ جشن منا یا جاتا ہے۔

جشن غدیر کی شان و شوکت کی رعایت کرنا

ہر قوم عید مناتے وقت اپنی ثقافت و عقیدت کا اظہار کرتی ہے لہذا مذہب اہل بیت علیہم السلام میں بھی غدیر کے دن عید منا نے میں مختلف امور پہلو و کو مد نظر رکھا گیا ہے جن کی رعایت کر نے سے دنیا کے سامنے اہل تشیع کی فکری کیفیت کا تعارف ہوتا ہے ہم ان موارد کو روایات کی روشنی میں ذکر کریں گے۔

عید غدیر کی مناسبت سے انجام دئے جانے والے رسم و رسومات جن کو ہم بیان کریں گے صرف ان میں منحصر نہیں ہیلسکن جشن و سرور کا اظہار کرنے کے لئے تین بنیادی چیزوں کو مد نظر رکھنا ضروری ہے :

۱۔ جشن و سرور کے پروگرام عید سے مناسبت رکھتے ہوں، صاحب عید یعنی حضرت علی علیہ السلام کے مقام و منزلت کے مناسب ہوں، تمام پروگراموں میں مذہبی رنگ مد نظر ہو اور عام طور سے شادی بیاہ اور ولیمہ وغیرہ کے جشن سے بالکل جدا ہو نا چاہئے۔

۲۔ جو کام شرع مقدس کے منافی ہیں (چاہے وہ حرام ہوں اور چاہے مکروہ) وہ اس جشن میں مخلوط نہیں ہونے چاہئیں۔ جو چیزیں ائمہ علیہم السلام کے دلوں کو رنجیدہ کرتی ہیں اور ہر انسان اپنے ضمیر سے ان کو سمجھتا ہے یہ چیزیں نہیں ہونی چاہئیں، یہ سب باتیں تمام جشن و سرور خاص طور سے اس طرح کے جشن میں نہیں ہونی چاہئیں۔

۳۔ جو مطالب روایات سے اخذ کئے گئے ہیں حتی الامکان ان کو غدیر کی رسم و رسومات میں جاری کرنے کی کوشش کرنی چاہئے ہم انہیں ذیل میں ذکر کر رہے ہیں:

عید اور جشن غدیر کے سلسلہ میں ائمہ علیہم السلام کے احکام

اہل بیت علیہم السلام سے مروی احادیث میں تمام عیدوں کے لئے عام رسم و رسومات اور پروگرام وارد ہوئے ہیں جو دعا و اُ کی کتابوں میں مذکور ہیں۔ ان کے قطع نظر ائمہ علیہم السلام سے عید غدیر اور جشن غدیر کے لئے مخصوص قوانین وارد ہوئے ہیں جن کو ہم دو حصوں میں بیان کرتے ہیں :

۱۔ اجتماعی امور -

۲۔ عبادی امور -

عید غدیر میں اجتماعی امور

قلبی اور زبانی خوشی کا اظہار

حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں: اس دن ایک دوسرے سے خندہ پیشانی سے پیش آئیں اور ایک دوسرے سے ملاقات کرتے وقت خوشی کا اظہار کریں۔ [33]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: عید غدیر وہ دن ہے کہ جس دن خداوند عالم نے تم پر نعمت ولایت نازل کر کے احسان کیا لہذا اس کا شکر اور اس کی حمد و ثنا کرو [34] حضرت امام رضا (ع) کا فرمان ہے: یہ دن مومنین کے مسکرانے کا دن ہے، جو شخص بھی اس دن اپنے مومن بھائی کے سامنے مسکرائے گا خداوند عالم قیامت کے دن اس پر رحمت کی نظر کرے گا اس کی ہزار حاجتیں بر لائے گا اور جنت میں اس کے لئے سفید موتیوں کا قصر (محل) بنائے گا [35]

مبارکباد دینا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرما تے ہیں: جب تم اس دن اپنے مومن بھائی سے ملاقات کرو تو یہ کہو:

”الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَكْرَمَنَا بِهَذَا الْيَوْمِ وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُؤَفِّينَ بِعَهْدِهِ الَّذِي عَاهَدَهُ الْإِنْسَانَ وَمِثْلًا قِهِ الَّذِي وَاثَقْنَا بِهِ مِنْ وَلَايَةِ وَلاَةِ أَمْرِهِ وَالْقَوَامِ بِقِسْطِهِ وَلَمْ يَجْعَلْنَا مِنَ الْجَاذِبِينَ وَالْمُكَذِّبِينَ بِيَوْمِ الدِّينِ“ [36]

”تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جس نے اس دن کے ذریعہ ہمیں عزت دی، ہم کو ان مومنین میں قرار دیا جنہوں نے عہد خدا کی وفاداری کیا اور اس پیمان کی پابندی کی جو اس نے اپنے والیان امر اور عدالت قائم کرنے والوں کے سلسلہ میں ہم سے لیا تھا اور ہم کو قیامت کا انکار کرنے والوں اور جھٹلانے والوں میں نہیں قرار دیا ہے“

حضرت امام رضا علیہ السلام فرما تے ہیں: اس دن ایک دوسرے کو مبارکباد پیش کرو اور جب اپنے مو من بھائی سے ملاقات کرو تو اس طرح کہو:

”الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَنَا مِنَ الْمُتَمَسِّكِينَ بِوَلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ“

”تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جس نے ہمیں امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت سے متمسک رہنے والوں میں سے قرار دیا ہے“ [37]

دوسرے حصہ میں ذکر ہو چکا ہے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم میں لوگوں کو حکم دیا تھا کہ وہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو مبارکباد پیش کریں اور آپ فرماتے تھے: هُنَّوْنِي هُنَّوْنِي“ [38]

عمومی طور پر جشن منانا

جشن منانے کا مطلب یہ ہے کہ کچھ لوگوں کا خوشی و مسرت کے موقع و مناسبت کے لئے جمع ہونا۔ دوسرے لفظوں میں ”جشن“ کا مطلب کچھ لوگوں کا اجتماعی طور پر عید منانا ہے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام جس دن عید غدیر جمعہ کے دن آئی تھی آپ نے اس روز جشن منائی، اس دن اسی مناسبت سے غدیر اور عید منا نے کے سلسلہ میں مفصل مطالب ارشاد فرمائے، نماز کے بعد آپ (ع) اپنے اصحاب کے ساتھ حضرت امام مجتبیٰ علیہ السلام کے خانہ اقدس پر تشریف لے گئے جہاں جشن منایا جارہا تھا اور وہاں پر مفصل پذیرائی ہوئی“ [39]

حضرت امام رضا علیہ السلام نے ایک مرتبہ غدیر کے دن روزہ رکھا، افطار کے لئے کچھ افراد کو دعوت دی، ان

لوگوں کے سامنے غدیر کے سلسلہ میں مفصل خطبہ ارشاد فرمایا اور ان کے گھروں میں تحفے تحائف بھیجے تھے
[40]“

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے عید غدیر کے سلسلہ میں فرمایا: اس دن ایک دوسرے کے پاس
جمع ہونا تا کہ خداوند عالم تم سب کے امور کو درست فرمائے [41]

اشعار پڑھنا بھی غدیر کے جشن منانے سے بہت مناسبت رکھتا ہے جو ایک قسم کی یاد گار ہے اور شعر کی
خاص لطافت و حلاوت سے جشن میں چار چاند لگ جاتے ہیں ۔

غدیر کے سب سے پہلے جشن کے موقع پر حسان بن ثابت کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت
سے غدیر کی مناسبت سے اشعار کہنا اور پڑھنا اسی مطلب کی تائید کرتا ہے۔ [42]

نیا لباس پہننا

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں: یہ دن زینت و آرائش کرنے کا دن ہے۔ جو شخص عید غدیر
کے لئے اپنے آپ کو مزین کرتا ہے خداوند عالم اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے ملائکہ کو اس کے لئے حسنات
لکھنے کی خاطر بھیجتا ہے تا کہ آنے والے سال تک اس کے درجات کو بلند رکھیں۔ [43]

حضرت امام رضا علیہ السلام نے ایک عید غدیر کے موقع پر اپنے بعض خاص اصحاب کے گھروں میں نئے
کپڑے یہاں تک کہ انگوٹھی اور جوتے وغیرہ بھی بھیجے اور ان کی اور اپنے اطراف کے لوگوں کی ظاہری حالت
کو تبدیل کیا اور ان کے روزانہ کے لباس کو عید کے لباس میں بدل دیا [44]

ہدیہ دینا

حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں: اس دن خداوند عالم کی نعمتوں کو ایک دوسرے کو ہدیہ
کے طور پر دو جس طرح خداوند عالم نے تم پر احسان کیا ہے [45]

مومنین کا دیدار کرنا

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں: جو شخص اس دن مومنوں کی زیارت کرے اور ان کا دیدار کرنے
کے لئے جائے خداوند عالم اس کی قبر پر ستر نور وارد کرتا ہے اس کی قبر کو وسیع کرتا ہے، ہر دن ستر ہزار ملا
ئکہ اس کی قبر کی زیارت کرتے ہیں اور اس کو جنت کی بشارت دیتے ہیں [46]

اہل و عیال اور اپنے بھائیوں کے حالات میں بہتری پیدا کرنا

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ایک عید غدیر کے دن فرمایا: جب تم جشن سے اپنے گھر واپس جاؤ تو اپنے اہل و عیال کے حالات میں بہتری پیدا کرو اور اپنے بھائیوں کے ساتھ نیکی کرو۔۔۔ ایک دوسرے کے ساتھ نیکی کرو تاکہ خداوند عالم تمہاری الفت و محبت برقرار فرمائے۔ [47]

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے: اس دن احسان کرنے سے مال میں برکت ہوتی اور اضافہ ہوتا ہے۔ [48]

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں: جو شخص اس دن اپنے اہل و عیال اور خود پر وسعت دے تا ہے خداوند عالم اس کے مال کو زیادہ کردیتا ہے۔ [49]

عقد اخوت و برادری

عید غدیر کے لئے جو رسم رسومات بیان ہوئی ہیں ان میں سے ایک ”عقد اخوت“ کا پروگرام ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ دینی برادران ایک اسلامی سنت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنی برادری کو مستحکم کرتے ہیں، اور ایک دوسرے سے یہ عہد کرتے ہیں کہ قیامت میں بھی ایک دوسرے کو یاد رکھیں گے ضمنی طور پر اسلامی بھائی چارے کے حقوق چونکہ بہت زیادہ ہیں لہذا ان کی رعایت کے لئے خاص توجہ کی ضرورت ہے لہذا ان کے ادا نہ کرسکنے کی حلیت طلب کرتے ہیں اور اس کے ذریعہ ایک مرتبہ پھر اپنے آپ کو حقوق کی ادا نیگی کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔

صیغہ اخوت پڑھنے کا طریقہ یہ ہے: [50]

اپنے دہانے ہاتھ کو اپنے مو من بھائی کے دہانے ہاتھ پر رکھ کر کہو :

”وَاحْيَيْتُكَ فِي اللَّهِ وَصَافَيْتُكَ فِي اللَّهِ وَصَافَحْتُكَ فِي اللَّهِ وَعَاهَدْتُ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَنْبِيَائَهُ وَالْأَيَّمَةَ الْمَعْصُومِينَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ عَلَى أَنِّي إِنْ كُنْتُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَالشَّفَاعَةِ وَأُذِنَ لِي بِأَنْ أَدْخُلَ الْجَنَّةَ لَا أَدْخُلُهَا إِلَّا وَأَنْتَ مَعِي“

”میں راہِ خدا میں تیرے ساتھ بھائی چارگی اور ایک روئی (اتحاد) سے پیش آؤنگا اور تیرے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیتا ہوں، میخدا اس کے ملائکہ، انبیاء اور ائمہ معصومین علیہم السلام سے عہد کرتا ہوں کہ اگر میں اہل بہشت اور شفاعت کرنے والوں میں سے ہوا اور مجھ کو بہشت میں جانے کی اجازت دیدی گئی تو میں اس وقت تک بہشت میں داخل نہیں ہوںگا جب تک تم میرے ساتھ نہ ہوگے“

اس وقت اس کا دینی بھاٹی اس کے جواب میں کہتا ہے: ”قَبِلْتُ“ ”میں نے قبول کیا“ اس کے بعد کہے :
”أَسْقَطْتُ عَنْكَ جَمِيعَ حَقُوقِ الْأَخْوَةِ مَآخِلَ الشَّفَاعَةِ وَالْدُّعَاءِ وَالزِّيَارَةِ“

”میں نے بھائی چارگی کے اپنے تمام حقوق تجھ سے اٹھا لئے (تجھ کو بخش دئے) سوائے شفاعت، دعا اور زیارت“

عید غدیر میں عبادی امور

صلوات، لعنت اور برائت

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے: اس دن محمد و آل محمد پر بہت زیادہ صلوات بھیجو اور ان پر ظلم کرنے والوں سے برائت کرو۔ [51]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے: اس دن بہت زیادہ کہو:

”اللَّهُمَّ الْعَنْ الْجَاحِدِينَ وَالنَّكَثِينَ وَالْمُعِيرِينَ وَالْمُبْدِلِينَ وَالْمُكَذِّبِينَ الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ يَوْمَ الدِّينِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ“

”اے خدا قیامت کے دن انکار کرنے والے عہد توڑنے والے، تغیر و تبدل کرنے والے، بدلنے (بدعت ایجاد کرنے والے) والے اور جھٹلانے والے چاہے وہ اولین میں سے ہوں یا آخرین میں سے سب پر لعنت کر“ [52]

حضرت امام علی رضا علیہ السلام فرماتے ہیں: یہ محمد و آل محمد علیہم السلام پر بہت زیادہ صلوات بھیجنے کا دن ہے۔ [53]

شکر اور حمد الہی

حضرت امیر المومنین (ع) کا فرمان ہے: اس دن خداوند عالم کی عطا کردہ اس نعمت (ولایت) پر اس کا شکر ادا کرو۔ [54]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے: یہ دن خداوند عالم کے شکر اور اس کی حمد و ثنا کرنے کا دن ہے کہ اس نے تمہارے لئے امر ولایت کو نازل فرمایا ہے۔ [55]

اس دن خداوند عالم کا شکر ادا کرنے کے طریقہ کے سلسلہ میں مفصل طور پر دعائیں وارد ہوئی ہیں ان میں سے ایک کا مضمون اس طرح ہے :

شکرِ خدا کہ اس نے ہم کو اس دن کی فضیلت سے روشناس کیا ہمیں اس کی حرمت سمجھائی، اور اس کی معرفت کے ذریعہ ہمیں شرافت بخشی ہے [56]

زیارت حضرت امیرالمومنین علیہ السلام

عید غدیر کے دن کی ایک مخصوص رسم یہ ہے کہ اس دن کے صاحب یعنی حضرت امیر المومنین (ع) کی اس بارگاہ مطہر، حرم کی زیارت کرنا ہے کہ جس کے پاسبان فرشتے ہیں۔ آپ (ع) کی زیارت میں یہ مطلب بھی مد نظر رکھا جا سکتا ہے کہ: چونکہ ہم صحرائے غدیر میں آپ کو مبارکباد پیش کر نے کے لئے حاضر نہ ہو سکے لہذا اب ہم اس دن (صدیوں بعد) میں آپ کی قبر مطہر کی زیارت کے لئے جا تے ہیں اور ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ امام معصوم ہمیشہ زندہ ہو تا ہے اور ہماری آواز سنتا ہے آپ کی مقدس بارگاہ میں تبریک و تهنئت پیش کرتے ہیں اور آپ (ع) سے تجدید بیعت کرتے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فر ما تے ہیں: اگر تم عید غدیر کے روز مشہد امیر المومنین (نجف اشرف) علیہ السلام میں ہو تو آپ (ع) کی قبر کے نزدیک جاکر نماز اور دعائیں پڑھو، اور اگر وہاں سے دور دراز شہروں میں ہو تو آپ (ع) کی قبر اطہر کی طرف اشارہ کر کے یہ دعا پڑھو... [57]

حضرت امام رضا علیہ السلام فر ماتے ہیں: تم کہیں پر بھی ہو عید غدیر کے دن خود کو حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی قبر مطہر کے نزدیک پہنچاؤ اس لئے کہ خداوند عالم اس دن مومنوں کے ساٹھ سال کے گناہوں کو معاف فرماتا ہے اور ماہ رمضان، شب قدر اور شب عید فطر کے دو برابر مومنین کو جہنم کی آگ سے آزاد کرتا ہے۔ [58]

حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے غدیر کے دن سے مخصوص ایک مفصل زیارت پڑھنے کا حکم دیا ہے جو مضمون کے اعتبار سے مکمل طور پر حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت سے مربوط عقائد، فضائل محنتوں اور درد و الم کو بیان کر تی ہے۔ [59]

نماز، عبادت اور شب بیداری

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: یہ دن عبادت اور نماز کا دن ہے۔ [60]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فر ماتے ہیں: ظہر سے آدھا گھنٹہ پہلے (خداوند عالم کے شکر کے عنوان سے) دو رکعت نماز پڑھو۔ ہر رکعت میں سورہ حمد دس مرتبہ، سورہ توحید دس مرتبہ، سورہ قدر دس مرتبہ اور آیۃ الکرسی دس مرتبہ پڑھو۔

اس نماز کے پڑھنے والے کو خداوند عالم ایک لاکھ حج اور ایک لاکھ عمرے کا ثواب عطا کرتا ہے اور وہ خدا

وند عالم سے جو بھی دنیا اور آخرت کی حاجت طلب کرتا ہے وہ بہت ہی آسانی کے ساتھ بر آئیگی۔[61]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے: مسجد غدیر میں نماز پڑھنا مستحب ہے[62] چونکہ پیغمبر اکرم (ص) نے اس مقام پر حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو اپنا جانشین معین فرمایا تھا اور خداوند عالم نے اس دن حق ظاہر فرمایا تھا۔[63]

روزہ رکھنا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے: یہ وہ دن ہے کہ جب حضرت امیر المومنین (ع) نے خداوند عالم کا شکر بجالانے کی خاطر روزہ رکھا۔[64]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اس دن روزہ رکھنا ساٹھ مہینوں کے روزوں کے برابر ہے [65] اور ایک حدیث میں فرمایا ہے: اس دن کا روزہ ساٹھ سال کا کفارہ ہے [66]

اور ایک اور حدیث میں فرمایا ہے: ساٹھ سال کے روزوں سے افضل ہے [67]

امام جعفر صادق علیہ السلام کا ہی فرمان ہے: اس دن کا روزہ سومقبول حج اور سو مقبول عمرے کے برابر ہے۔ [68]

اور یہ بھی آپ ہی کا فرمان ہے: غدیر کے دن کا روزہ دنیا کی عمر کی مقدار روزے رکھنے کے برابر ہے[69] (یعنی اگر انسان دنیا کی عمر کے برابر زندہ رہے اور تمام دن روزہ رکھے تو غدیر کے دن کا روزہ رکھنے والے کو اتنا ہی ثواب دیا جائیگا۔)

دعا (عہد و پیمان اور بیعت کی تجدید)

عید غدیر کے دن مختصر اور مفصل دعائیں وارد ہوئی ہیں جن کا پڑھنا خداوند عالم، پیغمبر اور ائمہ علیہم السلام سے تجدید عہد و پیمان کرنا شمار ہوتا ہے اور اس کو "تجدید بیعت" بھی کہا جاسکتا ہے۔

ان دعاؤں کے مطالب میں شکر گزاری، ایک شیعہ ہونے کے مد نظر ولایت و برائت کے متعلق اپنے عقائد کا اظہار اور مستقبل کے لئے دعا شامل ہے لیکن ان سب مطالب کا ولایت، برائت اور "عید غدیر کے دن کی مبارکباد" میں خلاصہ کیا جاسکتا ہے۔ ہم ذیل میں غدیر کے دن پڑھی جانے والی بعض دعاؤں کے مضامین کو نقل کر رہے ہیں: [70]

خدا یا جس طرح میری خلقت کے آغاز (عالم ذر) میں مجھ کو "ہاں" کہنے والوں میں قرار دیا، اس کے بعد دوسرا کرم یہ کیا کہ اسی عہد کو غدیر میں تجدید کیا اور میری اماموں تک ہدایت فرمائی، خدایا اس نعمت

کو کامل فرما اور قیامت تک اس رحمت کو مجھ سے مت لینا تاکہ میری موت اس حال میں ہو کہ تو مجھ سے راضی ہو۔

خدا یا ہم نے منادی ایمان کی ندا پر لبیک کہی، وہ منادی پیغمبر اسلام (ص) تھے اور آپ کی ندا ولایت تھی

-

خدایا تیرا شکر کہ تونے ہمیں پیغمبر کے بعد ایسے اماموں کی طرف ہدایت کی جن کے ذریعہ دین کامل ہوا اور نعمتیں تمام ہوئیں اور اسی ہدایت کی وجہ سے تو نے ہمارے دین کے طور پر اسلام کو پسند کیا۔

خدایا ہم پیغمبر اکرم (ص) اور امیر المؤمنین علیہ السلام کے تابع ہیں ہم نے جبت و طاغوت، چاروں بتوں اور ان کی اتباع کرنے والوں کا انکار کیا اور جو شخص ان کو دوست رکھتا ہے ہم اس سے زمانہ کے آغاز سے آخر تک بیزار ہیں اور ہم کو ہمارے ائمہ کے ساتھ محشور فرما۔

خدایا ہم ہر اس شخص سے برائت چاہتے ہیں جو ان سے جنگ کرے چاہے وہ اولین میں سے ہو یا آخرین میں سے ہوا انسانوں میں سے ہو یا جنومیسے ہو۔

خدا یا ہم امیر المؤمنین علیہ السلام کی ولایت، اتمام نعمت اور ان کی ولایت پر تجدید عہد و پیمان پر تیرا شکر ادا کرتے ہیں اور اس بات پر تیرے شکر گزار ہیں کہ تو نے ہم کو دین میں رد و بدل کرنے والوں اور تحریف کرنے والوں میں نہیں قرار دیا۔

خدایا اس روز (غدیر) ہماری آنکھوں کو روشن فرما، ہمارے مابین اتحاد پیدا کر، اور ہم کو ہدایت کے بعد گمراہ نہ کرنا اور ہم کو نعمت کا شکر ادا کرنے والوں میں قرار دے۔

خدا کا شکر کہ ہم نے اس دن کو گرامی رکھا اور ہم کو اپنے والیان امر کے سلسلہ میں ان سے وفاداری کے عہد و پیمان پر قائم رکھا۔

خدایا جس دن کا ہم نے پاس و خیال کیا اس کو ہمارے لئے مبارک فرما، اور ہم کو ولایت پر ثابت قدم رکھ، ہمارے ایمان کو امانت و عاریہ پر نہ قرار دے اور ہم کو دوزخ کی طرف دعوت دینے والوں سے برائت و بیزاری رکھنے والوں میں سے قرار دے۔

خدایا ہم کو حضرت مہدی علیہ السلام کی ہمراہی کی توفیق اور ان کے پرچم کے نیچے حاضر ہونے کی توفیق عنایت فرما۔

[1] الغدیر جلد ۱ صفحہ ۲۸۳۔ عوالم جلد ۳/۱۵ صفحہ ۳۰۳، ۱۱۵۔

[2] بحار الانوار جلد ۳۷ صفحہ ۱۷۰۔

[3] عوالم جلد ۳/۱۵ صفحہ ۲۰۸۔

[4] عوالم جلد ۳/۱۵ صفحہ ۲۱۱۔

[5] عوالم جلد ۳/۱۵ صفحہ ۲۰۹۔

[6] عوالم جلد ۳/۱۵ صفحہ ۲۰۸۔

[7] عوالم جلد ۳/۱۵ صفحہ ۲۱۲۔

[8] عوالم جلد ۳/۱۵ صفحہ ۲۱۱۔

[9] عوالم جلد ۳/۱۵ صفحہ ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲۔

[10] عوالم جلد ۳/۱۵ صفحہ ۲۱۳۔ الیقین صفحہ ۳۷۲ باب ۱۳۲۔

[11] عوالم جلد ۳/۱۵ صفحہ ۲۱۳۔

[12] عوالم جلد ۳/۱۵ صفحہ ۲۱۵۔

[13] عوالم جلد ۳/۱۵ صفحہ ۲۱۲۔

[14] عوالم جلد ۳/۱۵ صفحہ ۲۲۳۔

[15] عوالم جلد ۳/۱۵ صفحہ ۲۲۳۔

[16] عوالم جلد ۳/۱۵ صفحہ ۲۲۱۔

[17] عوالم جلد ۳/۱۵ صفحہ ۲۲۶۔

[18] عوالم جلد ۳/۱۵ صفحہ ۲۱۲۔

[19] عوالم جلد ۳/۱۵ صفحہ ۲۲۲۔

[20] عوالم جلد ۳/۱۵ صفحہ ۲۲۲۔

[21] حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی نچھاور درخت طوبیٰ کے وہ پھل ہیں جو ان کی شب زفاف خداوند عالم کے امر سے اس درخت سے تمام آسمانوں پر پھینکے گئے اور ملائکہ نے ان کو یادگار کے طور پر اٹھا لیا تھا۔ بحار الانوار جلد ۲۳ صفحہ ۱۰۹۔

[22] بحار الانوار جلد ۳۷ صفحہ ۱۶۳، عوالم جلد ۳/۱۵ صفحہ ۲۲۱۔

[23] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۱۲۔

[24] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۰۹۔۳۔

[25] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۱۲،۲۲۲۔

[26] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۱۳۔

[27] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۰۹۔

[28] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۱۲۔

[29] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۱۳،۲۰۹۔

[30] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۲۲۔

[31] اثبات الہدایہ جلد ۲ صفحہ ۱۹۸، بحار الانوار جلد ۳۱صفحہ ۴۹۳۔

[32] اس سلسلہ میں کتاب ”الغدير“ مؤلف علامہ امینی: جلد ۱صفحہ ۲۸۳، اور کتاب ”الغدير في الاسلام“ مؤلف شيخ محمد رضا فرج الله صفحہ ۲۰۹ ملا حظہ فرمائیں ۔

[33] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۱۵۔

[34] بحار الانوار جلد ۳۷ صفحہ ۱۷۰۔

[35] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۲۳۔

[36] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۱۵۔

[37] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۲۳۔

[38] الغدير جلد ۱ صفحہ ۲۷۱،۲۷۲۔ اس سلسلہ میں اس کتاب کے دوسرے حصہ کی تیسری قسم ملاحظہ کیجئے

-

[39] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۰۹۔

[40] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۲۱۔

[41] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۰۹۔

[42] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۱۔ اس سلسلہ میں دوسرے حصہ کی تیسری قسم ملا حظہ کیجئے ۔

[43] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۲۲۔

[44] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۲۱۔

[45] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۰۹۔

[46] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۲۲۔

[47] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۰۹۔

[48] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۰۹۔

[49] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۲۳۔

[50] مستدرک الوسائل (محدث نوری) چاپ قدیم جلد ۱ صفحہ ۴۵۶ باب ۳، کتاب زاد الفردوس سے، اسی طرح شیخ نعمۃ اللہ بن خاتون عاملی سے نقل کیا ہے کہ اس مطلب پر پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نص وارد ہوئی ہے۔ اسی طرح مرحوم فیض کاشانی نے کتاب خلاصۃ الاذکار باب ۱۰صفحہ ۹۹ پر ”عقد اخوت“ کو ذکر کیا ہے ۔

[51] بحار الانوار جلد ۳۷ صفحہ ۱۷۱۔

[52] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۱۷۔

[53] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۲۳۔

[54] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۰۹۔

[55] بحار الانوار جلد ۳۷صفحہ ۱۷۰۔

[56] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۱۵۔

[57] عوالم جلد ۳/۱۵صفحہ ۲۲۰۔

[58] مفاتیح الجنان: باب زیارات امیر المومنین علیہ السلام، زیارت غدیر ۔

[59] بحار الانوار جلد ۹۷صفحہ ۳۶۰۔

[60] بحار الانوار جلد ۳۷صفحہ ۱۷۰۔

[61] عوالم جلد ۱۵/۳ صفحہ ۲۱۵۔

[62] پھلی اور موجودہ ”مسجد غدیر“ کے سلسلہ میں دسویں حصہ کی چھٹی قسم ملا حظہ کریں۔

[63] بحار الانوار جلد ۳۷ صفحہ ۱۷۳۔

[64] عوالم جلد ۱۵/۳ صفحہ ۲۱۳۔

[65] عوالم جلد ۱۵/۳ صفحہ ۲۱۱۔

[66] عوالم جلد ۱۵/۳ صفحہ ۲۱۳۔

[67] عوالم جلد ۱۵/۳ صفحہ ۲۱۳۔

[68] عوالم جلد ۱۵/۳ صفحہ ۲۱۱۔

[69] عوالم جلد ۱۵/۳ صفحہ ۲۱۱۔

[70] یہ مضامین کتاب ”الاقبال“ سید بن طاؤس صفحہ ۴۶۰ سے اخذ کئے گئے ہیں نیز عوالم جلد ۱۵/۳ اور صفحہ ۲۱۵-۲۲۰ پر مذکور ہیں۔